صفر کے مہینے میں مہندی لگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

صفر میں مہندی لگانا کیسا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مہندی لگانے کے حوالے سے صفر المظفر کے مہینے کا بھی وہی حکم ہے، جو باقی مہینوں کا ہے یعنی جس طرح شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے دوسرے مہینوں میں مہندی لگا سکتے ہیں، اسی طرح صفر کے مہینے میں بھی لگا سکتے ہیں، غرض کسی مہینے کو مہندی کے جواز و عدم جواز میں کوئی دخل نہیں ہے۔

البتہ! یہ ذہن نشین رہے کہ صفر المظفر کو منحوس و بے برکتی والا مہینہ سمجھ کر اپنے کسی جائز کام سے رک جانا، یہ بدشگونی لینا ہے اور اسلام میں بدشگونی لینے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، اور اس فعل کو جہالت اور یہودیوں کا طریقہ کہا گیا ہے۔ نیز اس طرح کا اعتقاد رکھنا محض باطل و مردود ہے، جس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منحوس جاننے سے منع فرما دیا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓىٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ﴾ترجمہ کنزالایمان: بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو۔ (القرآن، سورۃ النمل، پارہ 19، آیت: 47)

مذکورہ آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے "یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں۔۔۔ اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے﴿وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ﴾ترجمہ کنزُالعِرفان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو (اللہ) معاف فرما دیتا ہے۔ اور جب ایسا ہے

توکسی چیز سے بد شگونی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی نحوست جاننا درست نہیں اور کسی مسلمان کو تو یہ بات زیب ہی نہیں دیتی کہ وہ کسی چیز سے بد شگونی لے کیونکہ یہ تو مشرکوں کا سا کام ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ بد شگونی شرک (یعنی مشرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں، اللہ تعالیٰ اسے توکّل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد7، صفحہ 211، 212، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر" ترجمہ: بیماری کے متعدی ہونے، بد شگونی، الو کی نحوست اور صفر کی نحوست جیسی باتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (صحیح البخاری، جلد7، صفحہ 135، حدیث: 5757، مطبوعہ مصر)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی لینے والوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "لیس منا من تطیر" ترجمہ: جس نے بد شگونی لی وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں)۔ (المعجم الکبیر، جلد18، صفحہ 162، حدیث: 355، مطبوعہ: قاھرۃ)

بہارِ شریعت میں ہے "ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔" یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔۔۔ اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد لا صفر۔ یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ ایسی تمام خرافات کو رد کرتا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد3، حصہ 16، صفحہ 659، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4123

تاریخ اجراء: 18صفر المظفر1447ھ/13اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net